پروفیسر محمد حمزہ نعیم

مفتی امان اللہ اور دیگر علماء کا قتل

مدرسہ تعلیم القرآن، راجہ بازار راولپنڈی پر ایک بار پھر آسمان ٹوٹ پڑا۔ بانی مدرسہ مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے، مہتمم مدرسہ مولانا اشرف علی کے صاحبزادے مفتی امان اللہ کو شہید کر دیا گیا۔ اہلِ سنت نشانہ پر تو پہلے ہی تھے۔ ہفتے عشرے بعد سُنّی علما شہید کیے جا رہے تھے۔ سپاہ صحابہ کے چوٹی کے علما مولانا حق نواز جھنگوی، مولانا مختار سیال، علامہ ایثار القاسمی، علامہ ضیاء الرحمٰن فاروقی، علامہ علی شیر حیدری، علامہ عبدالغفور ندیم، علامہ شعیب ندیم، مولانا اعظم طارق رحمہم اللہ اور دیگر کئی نامور فقید المثال حضرات شہید ہوتے رہے، یہ لوگ اہلِ سنت محاذ کے صف اوّل پر تھے۔ پھر جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، جامعہ فاروقیہ اور دارالعلوم کراچی جیسے چوٹی کے علمی مراکز کے علماء پر ہاتھ اٹھایا گیا۔ اس کے بعد تو کراچی میں درجنوں علماء اور ہزاروں اہلِ سنت کو دہشت گردوں کی صواب دید پر چھوڑ دیا گیا، شہید کیا گیا۔

گزشتہ محرم میں دہشت گردوں کو پنجاب کا ٹارگٹ بھی دے دیا گیا۔ مفتی منیر معاویہ، مولانا شمس الرحمٰن معاویہ کو اور ان کے بعد کئی چوٹی کے ذمہ دار امن پسند علماء کو شہید کر دیا گیا...... محرم کے جلوسوں کا بہانہ بنا کر راجہ بازار کو حفاظتی پولیس دستوں کی ہمراہی کے باوجود جلا کر خاک کر دیا گیا۔ راجہ بازار میں ہزاروں طلباء کی مرکزی علمی درس گاہ مدرسہ تعلیم القرآن کو نشانہ بنایا گیا۔ کئی طلباء کو پکڑ پکڑ کر ذبح کیا جاتا رہا۔ قرآن مجید کے نسخوں کو بدتمیزی سے اٹھا کر طلباء اور جمعہ کی نماز کے لیے آئے نمازیوں کے سروں پر مارا جاتا رہا...... جامعہ حفصہ کی تاریخ دہرائی گئی مگر وہاں تو وطن فروش، بدلگام کمانڈو غیر مشرف تھا۔ یہاں سول نواز حکومت، صوبائی اور مرکزی تخت وتاج کی مالک تھی۔ دہشت گردوں نے خود کار اسلحہ اور چھریوں سے حملہ کیا تو پولیس کے ذمہ دار افسروں سمیت تمام محافظ دستے بھاگ گئے۔ صرف بھاگ نہیں گئے اپنا سرکاری اسلحہ دہشت گردوں کے حوالے کر گئے۔ فوج طلب کی گئی، ہفتہ عشرہ کرفیو نافذ کر دیا گیا اور جامعہ حفصہ کی شہید طالبات کی لاشوں کی طرح یہاں جامع مسجد راجہ بازار کے شہیدوں اور شہید طلباء کو خفیہ طور پر کہیں دور منتقل کر دیا گیا...... جوانوں نے ہی قبریں کھودیں اور شہیدوں کے وارثوں کو بتائے بغیر دفن کیا جاتا رہا۔

اہلِ سنت تنظیموں نے احتجاجی جلوس نکالے تو ان کے ذمہ داروں کو بھی مقدمے قائم کر کے جیلوں میں بند کر دیا گیا۔ مہینے ڈیڑھ کے بعد بعض کو رہا کیا اور بعض کو دوبارہ گرفتار کر لیا گیا۔ بتایا گیا کہ شمالی علاقوں کے نام نہاد طلباء (شیعہ) اس سانحہ کے ذمہ دار ہیں۔ درجنوں گرفتار کر لیے گئے مگر...... کچھ دنوں بعد انھیں باعزت رہا کر دیا گیا۔ اس کے بعد پنجاب کے بڑے شہروں خصوصاً لاہور، راولپنڈی اور اسلام آباد میں اہل سنت ذمہ دار امن پسندوں کو شہید کیا جانے لگا۔ اب

باریاں لگا دیں، ہر ہفتے تین سے لے کر چھے تک علماء کرام، مفتیان کرام کراچی اور پنجاب میں شہید کیے جاتے ہیں۔ اہل سنت احتجاجی جلوس نکالتے ہیں۔ یقین دہانیاں کرائی جاتی ہیں..... مگر اگلے دن کسی اور عالم اور مفتی کی شہادت کی خبر آ جاتی ہے..... حکمران، دہشتگردی اور قتل و غارت کرنے والے خفیہ ہاتھوں کا علاج کریں۔

گزشتہ سال مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں محرم سے اہل سنت کا قتل عام شروع ہوا تھا۔ اب اُسی مرکزِ علم کے ایک بڑے مفتی مولانا امان اللہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک بڑا سانحہ اور ایک سوچی سمجھی سازش ہے جس کے ڈانڈے بہر حال ایک ہمسایہ ملک سے جا ملتے ہیں۔ گزشتہ دنوں سابق آرمی چیف جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ کا ''جرگہ'' میں سلیم صافی کو دیا گیا ٹی وی انٹرویو چشم کشا ہے۔ کہا ہے:

> ''دھرنے کی سیاست میں امریکہ، برطانیہ، یورپی ممالک اور ایران بھی ملوث ہے۔ پہلے یہاں فرقہ وارانہ فسادات ہوتے تھے اب اس میں ملک شامل ہو گئے ہیں۔''

سال ختم ہو کر پھر محرم آ رہا ہے۔ اربابِ بست و کشاد خصوصاً وزیر داخلہ محترم چودھری نثار علی خاں سوچیں۔ اگر وہ جرأت سے قدم اٹھائیں گے تو پاکستان کی واضح اکثریت اہل سنت ان کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ اور یہ اُن کی ذمہ داری بھی ہے اور انھیں معلوم بھی ہے کہ ملک دشمن دہشت گرد کون ہیں، کہاں سے آتے ہیں۔ اگر انھی ایک دو ہفتوں میں انھوں نے ذمہ داری نہ نبھائی اور محرم کے اسلحہ بردار جلوسوں کو نہ روکا تو پھر خون کا وہ سیلاب آئے گا جو چھوٹے بڑے کو نہ دیکھے گا۔